سوال

(236) بنک سے سود لے کر کسی غریب کو دیا جا سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براکل مغربی جرمنی سے محمد اشفاق نعیم پوچھتے ہیں

جرمن میں بینکوں کا ایک اصول ہے کہ اگر کسی آدمی کی رقم نارمل اکاؤنٹ یعنی بغیر سودی اکاؤنٹ میں ایک سال تک پڑی رہے تو بینک والے پانچ فیصد منافع دیتے ہیں جب کہ سودی اکاؤنٹ میں ۱۱ '۱۲' اور ۱۴ فیصد تک منافع دیا جاتا ہے یہ منافع لینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر یہ منافع اپنی ذات پر خرچ کرنے کی بجائے پاکستان میں کسی غریب آدمی کو دے دیا جائے یا تحفہ وغیرہ دے دیا جائے تو یہ درست ہے یا نہیں؟ یا یہ پانچ فیصد بینکوں سے لیا ہی نہ جائے۔ اگر لے گیا ہو تو اس کا کیا کیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بینکوں سے سود کی رقم وصول کرنے کے بارے میں ایک فتویٰ ''صراط مستقیم''کی فروری کی اشاعت میں آچکا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ منافع پانچ فی صد ہو یا چودہ فیصد وہ بہرحال سود ہے اس لئے اس کا وصول کرنا یا لے کے آگے تقسیم کرنا بنیادی طور پر جائز نہیں۔ ہاں اگر لاعلمی سے رقم پر سود بن گیا تو اسے لے کر مستحق لوگوں کو دے دیا تو بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے لیکن اس کی عادت بنا لینا یا اس کو بنیاد بنا کر سود کی رقم کی وصولی شروع کر دینا جائز نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

514ص

محدث فتویٰ